مخصوص | ستیہ گرہ | رہنمائی کرنا | آئین

# ڈاکٹر امبیدکر

مہاراشٹر کے شہر مہاڑ میں ایک تالاب ہے۔ یہ ''چودار تالاب'' کے نام سے مشہور ہے۔ جو شخص اس تالاب کے کنارے جاتا ہے اُسے ایک مخصوص واقعہ یاد آتا ہے۔ یہ واقعہ ہندوستانی تاریخ کا ایک اہم واقعہ ہے۔ اگر اس تالاب کی زبان ہوتی تو وہ ۱۹۲۷ء کا یہ واقعہ ہمیں ضرور سُناتا۔ آیئے ہم اس واقعے کے بارے میں معلوم کریں۔

ایک روز صبح سویرے ہزاروں لوگ مہاڑ کے راستے سے گزر رہے تھے۔ لوگوں کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ ان کی قطار چیونٹیوں کی قطار معلوم ہوتی تھی۔ سب کے قدم ایک ساتھ اُٹھتے تھے۔ ان سب لوگوں میں ایک جوش اور ولولہ تھا۔ ان کے چہروں سے ایک خاص مقصد کا احساس ہوتا تھا سب لوگ نعرے لگا رہے تھے۔ ''بابا صاحب امبیدکر کی جے''۔ ''مہاڑ کا ستیہ گرہ زندہ باد''۔

ان نعروں کی آواز سے پورا مہاڑ گونج اُٹھا۔ یہ لوگ کون تھے؟ یہ کون سا قلعہ فتح کرنے جارہے تھے؟ یہ کہاں جارہے تھے اور کیوں جارہے تھے؟

بات دراصل یہ تھی کہ جھیلوں، تالابوں اور کنوؤں کا پانی سب کے لیے عام تھا لیکن چھوٹی ذاتوں کے لوگ ان کا پانی نہیں لے سکتے تھے۔ وہ پانی کو چھوٗ بھی نہیں سکتے تھے۔ یہ کتنی بڑی ناانصافی تھی! اونچی ذات کے لوگ ان پر کتنا بڑا ظلم کرتے تھے۔ پانی خدا کی دین ہے اور اس پر سب کا حق ہے، پھر ان پر پابندی کیوں؟ اس پابندی اور ناانصافی کے خلاف بابا صاحب نے آواز بلند کی۔ انہوں نے تمام ہریجنوں کو اس ناانصافی کے خلاف احتجاج کرنے پر آمادہ کیا۔

آج یہ ہزاروں لوگ مہاڑ کے اس تالاب کی طرف جا رہے تھے۔ بابا صاحب اس

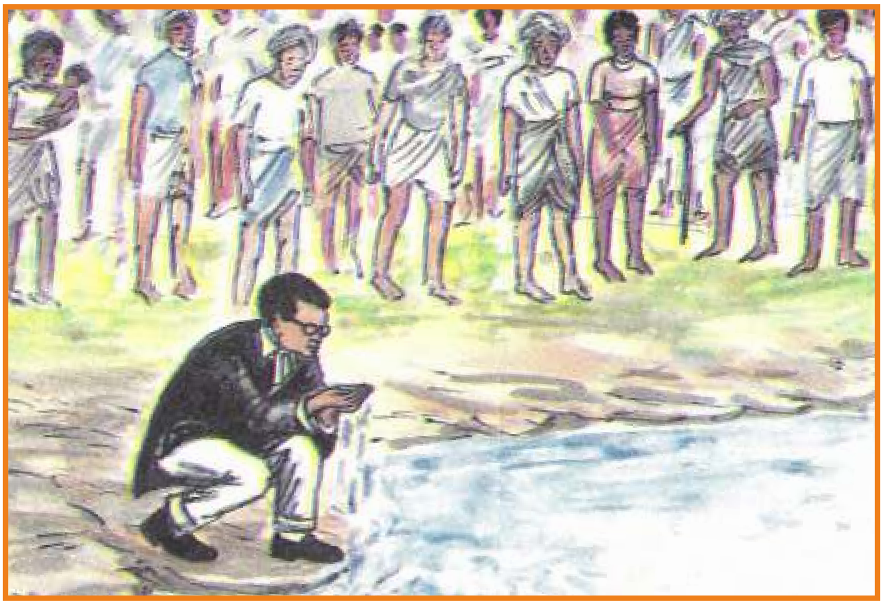

جلوس کی رہنمائی کر رہے تھے۔ وہ سب کے آگے تھے۔ تمام ستیہ گرہیوں کا ارادہ پکّا تھا۔ کسی کے بھی قدم اب پیچھے ہٹنے والے نہیں تھے۔ یہ لوگ آگے بڑھتے گئے، بالآخر چودار تالاب کے پاس پہنچ گئے۔ تالاب کے اردگرد ہزاروں لوگ جمع تھے۔ بابا صاحب آگے بڑھے۔ ہزاروں لوگوں کے سامنے اس تالاب میں اُترے۔ انہوں نے پانی کو چھوا۔

اپنے دونوں ہاتھوں میں پانی بھر لیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے تمام ہریجن اس پانی کو چھونے لگے۔ پانی کو ہاتھوں سے اُچھال اُچھال کر بابا صاحب کی جے کے نعرے بلند کرنے لگے۔

یہ بابا صاحب کون تھے؟ یہ تھے ڈاکٹر بھیم راؤ امبیدکر جنھیں لوگ بابا صاحب امبید کر کے نام سے بھی یاد کرتے ہیں۔ یہ مہاڑ کے اہم اور عظیم ستیہ گرہ کے قائد اور بانی تھے۔ ڈاکٹر امبیدکر ۱۸۹۹ء میں پیدا ہوئے۔ وہ ہریجنوں کے ہمدرد تھے۔ انہوں نے مُلک میں ہریجن سماج کو جگایا اور ان کے دل سے خوف وہراس دور کر دیا۔ انہوں نے اپنی زندگی اپنی دبی کچلی اور پسماندہ ذات کے لوگوں کی ترقی کے لیے وقف کر دی۔ وہ ایک بڑے قانون دان بھی تھے۔ انہوں نے ہندوستان کا آئین بنانے میں اہم رول ادا کیا۔ اُن کی نظر میں سب لوگ برابر تھے۔ انھوں نے کہا تھا: ذات پات اور بھید بھاو بے معنی ہیں۔ وہ چاہتے تھے کہ سب کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے۔ بابا صاحب چاہتے تھے کہ ہر شخص کو اُس کا جائز حق ملے۔ ڈاکٹر امبیدکر ۱۹۵۶ء میں اس دُنیا سے چل بسے۔

## ا۔ پڑھیے اور سمجھیے:

| | | |
|---|---|---|
| مخصوص | : | خاص مقرر کیا گیا |
| ستیہ گرہ | : | پُر امن احتجاج |
| رہنمائی کرنا | : | راستہ دکھانا |
| آئین | : | دستور |

## ۲. سوچیے اور بتائیے :

☆ ڈاکٹر امبیدکر کن کے رہنما تھے؟

☆ ہریجنوں پر کیا پابندی عائد تھی؟

☆ ڈاکٹر امبیدکر کا پورا نام کیا تھا؟

☆ بابا صاحب امبیدکر کا انتقال کب ہوا؟

## ۳. خالی جگہوں کو صحیح الفاظ سے بھر دیجیے، الفاظ قوسین میں دیے ہوئے ہیں

☆ مہاراشٹر کے شہر مہاڑ کا تالاب ____________ کے نام سے مشہور ہے۔
(گہرا تالاب/ چودار تالاب)

☆ اونچی ذات کے لوگ ______________ پر ظلم کرتے تھے۔
(ہری جنوں/ برہمنوں)

☆ پانی خدا کی دین ہے اور اس پر سب کا _________________ ہے۔
(اختیار/ قبضہ)

☆ بابا امبیدکر نے ظلم کے خلاف _________________
(آواز چلائی/ آواز اٹھائی)

☆ بابا امبیدکر نے ہندوستان کا ................ بنانے میں اہم رول ادا کیا۔
(آئین/ قانون)

## ۴.   غور کیجیے

مثال :   رشید نے کتاب پڑھی

حامد کو قلم ملا

ندیم کو ریچھ نے کاٹا

اوپر دی گئی مثالوں میں ''نے'' اور ''کو'' لفظوں کو آپس میں ملانے کا کام کرتے ہیں۔

وہ الفاظ جو مختلف لفظوں کو آپس میں ملا کر جملے بنانے میں مدد دیتے ہیں ''حروف'' کہلاتے ہیں۔

## ۵.   نیچے دی گئی خالی جگہوں کو مناسب حروف سے پُر کیجیے

☆ اکبر..........کھانا کھایا۔

☆ رشید................کتے..........کاٹا۔

☆ میں................کتاب پڑھی۔

☆ راجا................کرکٹ کھیلا۔

☆ سونو................میچ جیتا۔

☆ حامد..........چکر آیا۔